تفسیر مظہری

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبدالدائم الجلالی

دارالاشاعت

تفسیر مظہری

جلد ہفتم

سورۂ اسرائیل سے سورۂ انبیاء تک
پارہ ۱۵ تا پارہ ۱۷ کا نصف رکوع ۷ تک

تالیف
حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ
تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات
مولانا سید عبدالدائم الجلالی
رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر
دارالاشاعت
اردو بازار کراچی ۱
فون ۲۱۳۷۶۸

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

اس ترجمہ وکمپوزنگ کے حقوق ملکیت پاکستان میں بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں۔

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی

طباعت : ۱۹۹۹ء شکیل پریس کراچی۔

ضخامت : صفحات در ۶ جلد

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی

بیت العلوم 26-نابھہ روڈ لاہور

کشمیر بک ڈپو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور

مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

سے فرمایا تیرے بارے میں میرا علم (پہلے ہی) نافذ ہو چکا تھا اور میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے میں نے تیرا قصور معاف کیا تیرے اہل و عیال اور مال کی واپسی کا حکم دے دیا بلکہ جتنا تیرے پاس تھا اتنا ہی مزید تجھے دے دیا تاکہ پیچھے آنے والوں کے لئے قدرت کی نشانی مصیبت زدہ لوگوں کے لئے عبرت اور صبر کرنے والوں کے لئے باعث عزت ہو جائے اپنی ایڑی زمین پر مار دیکھ یہ ٹھنڈا پینے کا اور نہانے کا پانی ہے، اسی میں تیری شفا ہے۔ اپنے ساتھیوں کی طرف سے قربانی پیش کر اور ان کے لئے دعاء مغفرت کر انہوں نے تیرے متعلق میری نافرمانی کی ہے یعنی تیرے متعلق برا خیال قائم کیا اور تجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

حسب الحکم ایوب نے زمین پر اپنی ایڑی ماری فوراً ایک چشمہ پھوٹ نکلا، ایوب نے اس میں گھس کر غسل کیا اور فوراً ہی اللہ نے سارے دکھ دور کر دیئے آپ چشمہ سے نکل کر آ کر بیٹھ گئے اتنے میں سامنے سے آپ کی بی بی آ گئی اور ایوب جہاں پہلے پڑے تھے وہاں آپ کو تلاش کرنے لگی اور جگہ خالی پا کر متحیر دیوانی ہو کر ادھر ادھر ڈھونڈنے لگی آخر ایک آدمی کو بیٹھا دیکھ کر حضرت ایوب سے ہی پوچھنے لگی اللہ کے بندے تم کو اس بیمار کا کچھ پتہ ہے جو یہاں پڑا ہوا تھا ایوب نے جواب دیا جی ہاں (میں اس کو پہچانتا ہوں) نہ پہچاننے کی کوئی وجہ نہیں یہ کہہ کر آپ مسکرا دیئے اور فرمایا وہ میں ہی تو ہوں ہنسنے سے بی بی نے پہچان لیا اور دوڑ کر گلے لگ گئی۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں عبداللہ بن عباس کی جان ہے بی بی ایوب کے گلے سے اس وقت تک لپٹی رہی کہ سارے مویشی اور اولاد جو فنا ہو چکی تھی دوبارہ زندہ ہو کر ان کے سامنے سے گزر گئی۔ اسی کا تذکرہ ہے آیت ذیل میں۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ اور یاد کرو ایوب کا واقعہ جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب مجھے دکھ لگ گیا ہے۔

ضُرٌّ حالت کا خراب ہونا، جسمانی ہو یا مالی یا عزت کی بربادی۔

صاحب قاموس نے لکھا ہے ضَرٌّ (بالفتح) اور ضُرٌّ (بالضم) مصدر ہے اور ضُر (بالضم) اسم بھی ہے۔ بیضاوی نے لکھا ہے۔ ضَر (بالفتح) کا استعمال ہر دکھ کیلئے عام ہے بدنی ہو یا مالی اور ضُر (بالضم) کا استعمال صرف بدنی دکھ کیلئے ہوتا ہے جیسے کوئی بیماری یا بدن کی لاغری کمزوری۔

حضرت ایوبؑ کتنی مدت دکھ میں مبتلا رہے، کب دعا کی اور کیوں کی۔

اس سلسلہ میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ بغوی نے لکھا ہے کہ زہری نے حضرت انسؓ کی مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ ایوب اٹھارہ برس دکھ میں مبتلا رہے۔ وہب بن منبہ نے کہا پورے تین سال مبتلا رہے ایک دن بھی زائد نہیں ہوا، کعب احبار کے قول میں سات سال کی مدت مذکور ہے۔ بعض اقوال میں آیا ہے کہ مدت مرض سات سال سات ماہ اور سات دن ہوئی۔ حسن بصری نے کہا ایوب سات سال اور چند ماہ بنی اسرائیل کے گھورے پڑے رہے آپ کے بدن میں کیڑے سے رینگتے تھے، سوائے بی بی رحمت کے کوئی پاس بھی نہیں جاتا تھا صرف رحمت آپ کے ساتھ جمی رہیں آپ کے لئے کھانا لاتی تھیں اور جب ایوب اللہ کی حمد کرتے تھے تو بی بی بھی حمد میں شریک ہوتی تھیں۔ اس حالت میں بھی ایوب ذکر خدا میں مشغول رہتے تھے، ابلیس یہ بات دیکھ کر چیخ پڑا اور اطراف زمین سے اپنے تمام لاؤ لشکر کو بلا کر اپنے پاس جمع کر کے کہنے لگا مجھے تو اس بندے نے عاجز کر دیا ہے میں نے نہ اس کا مال چھوڑا، نہ اولاد اس حالت میں بھی یہ صبر کرتا رہا بلکہ پہلے سے زیادہ اس نے صبر کا اظہار کیا پھر مجھے اس کے بدن میں بھی اختیار مل گیا تو میں نے اس کے سارے بدن کو پھوڑا بنا کر چھوڑ دیا کہ یہ گھورے پر پڑا رہتا ہے اور سوائے اس کی بیوی کے اور کوئی اس کے پاس بھی نہیں پھٹکتا ہے مگر اس حالت میں بھی اس نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اب میں تم سے فریاد کرتا ہوں تم ہی میری مدد کرو اب میں کیا کروں ابلیس کے ساتھیوں نے کہا وہ تدبیر کیا ہوئی جس کی وجہ سے آپ نے گزشتہ لوگوں کو برباد کر کے چھوڑا۔ ابلیس نے کہا وہ ساری تدبیریں بے کار گئیں مجھے کچھ اور مشورہ دو، ساتھیوں نے کہا آدم تک آپ کی رسائی کیسے ہوئی تھی کہ آپ نے اس کو جنت سے نکلوایا۔ ابلیس نے کہا میں نے اس کی عورت کا ذریعہ اختیار کیا تھا، ساتھیوں نے

کہا تو اب بھی ایوب کے سلسلہ میں اس کی عورت کے ذریعہ سے کچھ تدبیر کیجئے ایوب بیوی کے خلاف نہیں کر سکے گا اور بیوی کے علاوہ کوئی اور اس کے پاس جاتا نہیں ہے، ابلیس نے کہا تمہارا مشورہ ٹھیک ہے اس کے بعد ابلیس حضرت ایوب کی بیوی کے پاس پہنچا اور مرد کی شکل میں ان کے سامنے جا کھڑا ہوا اور دریافت کیا اللہ کی بندی تیرا شوہر کہاں ہے بیوی نے کہا وہ یہی تو ہیں جو اپنے پھوڑوں کو کھجار ہے ہیں اور ان کے بدن کے اندر کیڑے رینگ رہے ہیں، شیطان نے بی بی کے منہ سے یہ باتیں سنی تو اس کو امید ہو چلی اور اس نے خیال کیا کہ شاید یہ الفاظ بے صبری کے ہوں اور میں اس عورت کو مزید دردمند بنا کر بے صبر بنا سکوں چنانچہ اغوا کے طور پر بی بی کو راحتوں کا وہ دور یاد دلایا جس سے وہ گزر چکی تھیں مویشیوں کا اور مال کا تذکرہ ایوب کے گزشتہ شباب کا ذکر کیا اور موجودہ دکھ اور تکلیف کا بھی بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ اب یہ دکھ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

حسن کی روایت میں ہے ان تذکروں کو سن کر بی بی چیخ پڑی، اس کی چیخ سن کر ابلیس سمجھ گیا کہ اب اس عورت کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور تدبیر کا کامیاب ہو جانا ممکن ہے چنانچہ اس نے ایک بکری کا بچہ بی بی کو لا کر دیا اور کہا ایوب کو چاہیے کہ اس بچے کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کر دے اس طرح وہ تندرست ہو جائے گا۔ بی بی حضرت ایوب کی طرف لوٹی اور دور سے ہی چیختی ہوئی آئی ایوب کب تک آپ کا رب آپ کو دکھ دیتا رہے گا۔ مال کہاں گیا، اولاد کہاں گئی، دوست کہاں گئے، آپ کا خوبصورت رنگ کیا ہوا آپ کا حسین جسم کس طرف چلا گیا۔ بکری کے اس بچہ کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کر دیجئے یہ دکھ جاتا رہے گا آپ آرام سے ہو جائیں گے، حضرت ایوب نے فرمایا، دشمن خدا تیرے پاس جا پہنچا اور تیرے اندر اس نے پھونک ماردی، تیرا برا ہو یہ تو بتا کہ جس مال مویشی اولاد اور صحت پر تو رو رہی ہے وہ دی کس نے تھی۔ بی بی نے کہا اللہ نے۔ ایوب نے کہا اور کتنے زمانے تک ہم مزے اڑاتے رہے۔ بی بی نے کہا اسی برس تک۔ ایوب نے کہا اب کتنے زمانے سے ہم پر یہ مصیبت پڑی ہے، بی بی نے کہا سات برس اور چند مہینوں سے۔ ایوب نے کہا تو کیا یہ تیری انصاف کی بات ہو گی اگر تو اسی برس تک مصیبت نہ جھیلے جس طرح اسی برس تک ہم راحت سے بہرہ اندوز رہے اگر اللہ نے مجھے شفا دے دی تو خدا کی قسم میں تیرے سو تازیانے ماروں گا تو مجھے مشورہ دے رہی ہے کہ میں اللہ کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کروں تو جو کھانا پینا لے کر آئی ہے مجھ پر حرام ہے اور آئندہ بھی جو کچھ تو لے کر آئے گی اس کو چکھنا بھی میرے لئے حرام ہے میرے پاس سے تو الگ ہو جا مجھے صورت نہ دکھا۔ غرض ایوب نے بی بی کو نکال دیا اور وہ چلی گئی، اس کے بعد جب ایوب نے دیکھا کہ اب تو میرے پاس نہ کچھ کھانے کو ہے نہ پینے کو نہ میرا کوئی دوست ہے تو سجدہ میں گر پڑے اور دعا کی اے میرے رب مجھے دکھ لگ گیا ہے۔

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ حضرت ایوب نے عرض مدعا نہیں کیا بلکہ پہلے اپنی قابل رحم حالت کا اظہار کیا اور پھر اللہ کے ارحم الراحمین ہونے کا۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی۔ اور فرمایا تیری دعا قبول کر لی گئی اب سجدہ سے سر اٹھا۔

فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ اور جو کچھ اس کو دکھ تھا ہم نے دور کر دیا۔ حضرت ایوب کو حکم دیا گیا زمین پر ایڑی مارو۔ ایوب نے حکم کی تعمیل کی فوراً پانی کا ایک چشمہ پھوٹ پڑا، حسب الحکم، آپ نے اس میں غسل کیا غسل کرتے ہی ہر ظاہری بیماری جاتی رہی اور حسن و شباب لوٹ آیا اور چالیس قدم چلے پھر دوبارہ ایڑی مارنے کا حکم ہوا آپ نے حکم کی تعمیل کی تو ایک اور چشمہ پھوٹ نکلا جس کا پانی ٹھنڈا تھا، حکم ہوا اس میں سے پانی لے کر پیو، جونہی آپ نے وہ پانی پیا تمام اندرونی بیماریاں بھی دفع ہو گئیں اور مکمل ترین تندرست، حسین، جوان مردوں کی طرح ہو گئے اس کے بعد آپ نے لباس پہنا اور دائیں بائیں گردن موڑ کر دیکھا تو وہ تمام مال و اولاد جو پہلے ان کے پاس تھی سب موجود پائی بلکہ اللہ نے اس کو دوگنا کر دیا۔ دولت کی کثرت اتنی ہو گئی کہ جس پانی سے آپ غسل کر رہے تھے اس کی چھینٹیں جب سینہ پر پڑیں تو وہ سونے کی ٹڈیاں بن گئیں اور حضرت ایوب ان کو پکڑنے کے لئے ہاتھ مارنے لگے، اللہ نے وحی بھیجی ایوب کیا میں نے تجھے غنی نہیں بنا دیا ہے، آپ نے عرض کیا بے شک تو نے مجھے غنی بنا دیا، لیکن یہ تو تیری مزید عنایت ہے اور مزید رحمت سے کون سیر ہو سکتا ہے۔

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایوب برہنہ غسل کر رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں آپ کے اوپر گرنے لگیں آپ ان کو کپڑے میں بھرنے لگے، ندا آئی ایوب کیا میں نے تجھ کو اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے تیرے پاس تو بہت مال ہے تجھے سونے کی ٹڈیاں پکڑنے کی کیا ضرورت ہے ایوب نے کہا تیری عظمت کی قسم تو نے مجھے غنی ضرور بنا دیا ہے لیکن تیری طرف سے نازل ہونے والی برکت سے تو میں بے نیاز نہیں ہوں۔

حسن کا بیان ہے تندرست ہونے کے بعد حضرت ایوبؑ ایک اونچی جگہ پر جا بیٹھے ادھر بیوی نے اپنے دل میں کہا اگر ایوبؑ نے مجھے نکال بھی دیا ہے پھر بھی میں کس کے بھروسہ پر اس کو چھوڑ سکتی ہوں یوں وہ بھوکا مر جائے گا اور اس کو درندے کھا جائیں گے، یہ سوچ کر بیوی لوٹ آئی تو وہاں نہ وہ گھورا ملا، نہ گزشتہ حالت کا نشان۔ سب چیزیں بدل گئی تھیں جہاں پہلے گھورا تھا۔ بے چاری چکر کاٹنے اور رونے لگی، یہ سب واقعہ ایوب کی نظر کے سامنے ہو رہا تھا اور چونکہ آپ ایک اچھا لباس پہنے تھے اس لئے وہ بی بی آپ کے پاس آ کر پوچھنے سے ڈر رہی تھی حضرت ایوب نے خود ہی اس کو بلایا اور دریافت کیا اللہ کی بندی تیرا کیا مقصد ہے، بی بی رونے لگی اور کہا یہاں گھورے پر ایک بیمار پڑا تھا مجھے اس کی تلاش ہے معلوم نہیں وہ مر گیا یا کیا واقعہ اس کو پیش آیا حضرت نے پوچھا وہ تیرا کون تھا بی بی نے رو کر کہا وہ میرا شوہر تھا۔ حضرت نے کہا اگر تو اس کو دیکھ لے تو پہچان لے گی، بیوی نے کہا کوئی بھی ایسا نہیں جس نے اس کو دیکھا ہو اور پہچان نہ سکے، پھر ڈرتے ڈرتے وہ آپ کو تکنے لگی اور کہا جب وہ تندرست تھا تو نقشہ میں آپ کے ساتھ بہت مشابہ تھا۔ حضرت نے فرمایا میں ہی ایوبؑ ہوں جس کو تو نے ابلیس کے نام پر قربانی کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ لیکن میں نے اللہ کا حکم مانا اور شیطان کا کہنا نہ مانا۔ میں نے اللہ سے دعا کی اس نے مجھے وہ سب چیزیں لوٹا کر دے دیں جو تیری نظر کے سامنے ہیں۔

وہب کا بیان ہے ایوب برسوں دکھ میں رہے اور ابلیس پر غالب آئے اور شیطان ان پر بالکل قابو نہ پا سکا تو ایک گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت ایوب کی بیوی کے راستہ میں آ کھڑا ہوا ظاہری شکل آدمی کی بنائی تھی لیکن عجیب ہیئت تھی دوسرے آدمیوں سے جسم، قد اور حسن کے لحاظ سے بالکل ممتاز تھا اور گھوڑے کی جسامت نظر فریبی اور اعضاء کی مکمل ساخت بھی دوسرے گھوڑوں سے اعلیٰ تھی، جب حضرت ایوب کی بیوی ادھر سے گزری تو شیطان نے اس سے کہا کیا تم اس دکھی ایوب کی بیوی ہو۔ بیوی نے کہا ہاں، شیطان نے کہا کیا تم مجھے پہچانتی ہو بیوی نے کہا نہیں، شیطان نے کہا میں زمین کا دیوتا ہوں میں نے ہی ایوب کا یہ حال کر رکھا ہے کیونکہ اس نے مجھے چھوڑ کر آسمان کے خدا کی پوجا کی تھی اور مجھے ناراض کر دیا تھا اب بھی اگر وہ مجھے ایک سجدہ بھی کر لے تو میں نے ایوب کا جو مال و اولاد لے لیا ہے وہ تم دونوں کو لوٹا دوں گا وہ سب چیزیں میرے پاس موجود ہیں، یہ کہہ کر شیطان نے وادی کے اندر عورت کو تمام وہ جانور دکھا دیئے جو مر چکے تھے۔ وہب کا بیان ہے میں نے یہ بھی سنا ہے کہ ابلیس نے زوجۂ ایوب سے یہ بھی کہا کہ اگر تیرا آدمی بغیر بسم اللہ کئے کھانا کھا لے گا تو اس کو تندرست کر دیا جائے گا اور جس مرض میں وہ مبتلا ہے وہ دکھ دور کر دیا جائے گا۔

بعض کتابوں میں آیا ہے کہ ابلیس نے عورت سے کہا تھا مجھے ایک سجدہ کر لے میں تیرا مال اولاد واپس کر دوں گا اور تیرے شوہر کو بھلا چنگا بنا دوں گا۔ عورت نے واپس آ کر حضرت ایوب کو اس بات کی اطلاع دی، حضرت ایوب نے فرمایا وہ دشمن خدا تیرے پاس دین سے بہکانے کے لئے آ پہنچا، پھر آپ نے قسم کھائی کہ اگر اللہ مجھے تندرست کر دے گا تو میں سو تازیانے تیرے ماروں گا۔ جب آپ نے دیکھا کہ ابلیس کو اب یہ خیال ہو چلا ہے۔ کہ آپ کی بیوی اس کو سجدہ کر لے گی اور اس نے بیوی کو اور مجھ کو کفر کی دعوت دینے کی جرأت کی ہے اس وقت آپ نے دعا کی رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ چونکہ آپ کی بی بی رحمت نے مصیبت میں آپ کا ساتھ دیا اور صبر کیا اس لئے اللہ نے اس پر رحمت فرمائی اور اس کے لئے حکم میں تخفیف کر دی اور حضرت ایوب کو قسم پوری کرنے کی یہ تدبیر بتا دی کہ سو شاخوں کا ایک گٹھا لے کر ایک دم رحمت کے مار دو اس طرح تمہاری قسم پوری ہو جائے گی حضرت ایوب نے حکم کی تعمیل کی چھوٹی چھوٹی سو شاخوں کا ایک گٹھا بنا کر بیوی کے ایک مرتبہ مار دیا۔

بعض روایت میں آیا ہے کہ ابلیس ایک صندوقچہ میں دوائیں بھر کر طبیب کی ہیئت بنا کر حضرت ایوب کی بیوی کے راستہ میں آکھڑا ہوا۔ بی بی ادھر سے گزری اور طبیب کو دیکھا تو اس سے کہا میرا ایک بیمار ہے کیا تم اس کا علاج کر دو گے۔ ابلیس نے کہا ہاں علاج کر دوں گا اور اس کے سوا اور کسی معاوضہ کا طلب گار بھی نہیں ہوں گا کہ جب میں اس کو تندرست کر دوں تو وہ اتنا کہہ دے کہ تم نے مجھے صحت مند کر دیا، بیوی نے جا کر حضرت ایوبؑ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا وہ ابلیس ہے جس نے تجھے فریب دیا ہے، میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر اللہ نے مجھے شفا عطا فرمادی تو میں تیری سو قمچیاں ماروں گا۔

وہب وغیرہ کا بیان ہے کہ ایوب کی بیوی کچھ محنت مزدوری کر کے ایوب کے لئے کھانا لے آتی تھی جب ایوب کا دکھ اور بڑھ گیا تو لوگوں نے آپ کی بیوی کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور ایک روز تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ کسی نے اس کو کام پر لگایا ہی نہیں دن بھر اس نے کام کی تلاش کی مگر کوئی کام نہیں ملا مجبوراً اس نے اپنے سر کے بالوں کی ایک لٹ کاٹ کر ایک روٹی کے عوض اس کو بیچ ڈالا۔ روٹی لے کر ایوب کے پاس آئی تو آپ نے پوچھا سر کی لٹ کیا ہوئی۔ بی بی نے واقعہ بیان کر دیا اس وقت آپ نے کہا۔ مَسَّنِيَ الضُّرُّ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے یہ الفاظ اس وقت کہے تھے جب زخموں کے کیڑے آپ کے دل اور زبان کی طرف جانے لگے تھے، اپ کو اندیشہ ہوا کہ اگر ایسا ہو گیا تو میں اللہ کے ذکر و فکر سے بھی رہ جاؤں۔

حبیب بن ثابت نے کہا جب تین باتیں حضرت ایوب کے سامنے آگئیں اس وقت مجبوراً آپ نے مَسَّنِيَ الضُّرُّ کہا۔

(۱) حضرت ایوب کی بیماری کی اطلاع پا کر آپ کے دو دوست آئے اور دیکھا کہ آپ کی آنکھیں جاتی رہی ہیں اور عام حال بھی برا ہے، کہنے لگے اگر اللہ کے ہاں تمہارا اچھا بھی مرتبہ ہوتا تو یہ دکھ تم کو نہ پہنچتا۔ (۲) بیوی نے آپ کے لئے کھانا تلاش کیا لیکن قیمت موجود نہ ہونے کی وجہ سے میسر نہ آیا مجبوراً اپنا ایک گیسو کاٹ کر (فروخت کر کے اس کی قیمت سے) کھانا لے کر آئی اور آپ کو کھلایا۔ (۳) ابلیس نے کہا تھا کہ میں ایوب کا علاج کر دوں گا، شرط یہ ہے کہ شفاء پانے کے بعد وہ یہ اقرار کر لے کہ تو نے مجھے تندرست کر دیا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابلیس نے حضرت ایوب کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ شاید بیوی نے حرام زنا کیا اور گیسو کاٹ دیا، اس وسوسہ کے پیدا ہونے پر آپ کے لئے صبر کرنا مشکل ہو گیا اور بیوی کو بلا کر بقسم کہا کہ میں تیرے سو تازیانے ماروں گا اور پھر دعا کی۔

مَسَّنِيَ الضُّرُّ کا مطلب بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ دشمنوں کی شماتت کا مجھے دکھ لگ گیا ہے بعض روایت میں آیا ہے کہ تندرست ہو جانے کے بعد جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ مصیبت کے زمانے میں سب سے بڑھ کر تکلیف دہ چیز آپ کے لئے کیا تھی فرمایا میرے دکھ پر دشمنوں کا خوش ہونا۔

بعض اقوال میں آیا ہے کہ ایک کیڑا ران سے نیچے گر گیا آپ نے اس کو اٹھا کر پھر اس کی جگہ ران میں رکھ دیا اور فرمایا کیا مجھے اللہ نے تیری غذا بنایا ہے۔ اس وقت کیڑے نے ایسا کاٹا کہ جتنے کیڑوں نے اس سے پہلے کاٹا تھا سب کی تکلیف سے اس کیڑے کے کاٹنے کی تکلیف بڑھ گئی اور آپ نے بے ساختہ مَسَّنِيَ الضُّرُّ کہا۔

ایک شبہ

اللہ نے تو ایوبؑ کو صابر کے خطاب سے سرفراز فرمایا، حالانکہ اپنے دکھ کا شکوہ کیا اور بے صبری کا مظاہرہ کیا اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ بھی کہا اور مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ بھی فرمایا۔

ازالہ

یہ شکایت نہ تھی دعا تھی کیونکہ اللہ نے اس دعا کے سلسلہ میں فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ہم نے اس کی دعا قبول کی۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ جزع اور بے صبری تو مخلوق سے بیماری کی شکایت کرنے کی صورت میں ہو سکتی ہے، اللہ سے بیماری کے

اظہار کا نام جزع اور بے صبری نہیں۔ حضرت یعقوب نے فرمایا تھا۔ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ میں اللہ سے اپنے اندرونی اندوہ و غم کا شکوہ کرتا ہوں۔

سفیان بن عیینہ کا قول ہے جو شخص فیصلۂ خداوندی پر راضی ہو اور لوگوں سے اپنے دکھ کا اظہار کرے تو یہ بے صبری اور جزع نہیں ہے بلکہ اپنی حالت کا اظہار ہے جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے زمانہ میں جبرئیل آئے اور پوچھا آپ اپنے کو کیسا پاتے ہیں یعنی آپ کو اپنی حالت کیسی محسوس ہوتی ہے، مزاج کیسا ہے حضور ﷺ نے فرمایا میں اپنے کو مغموم اور بے چین پاتا ہوں۔ میں کہتا ہوں ابن جوزی نے بھی حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جبرئیلؑ نے آکر کہا اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور دریافت فرماتا ہے آپ کا کیا حال ہے۔ الحدیث۔

جب حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مزاج پرسی کے جواب میں کہا ہائے میرا سر تو حضور ﷺ نے بھی اپنے دردِ سر کی شکایت کی اور فرمایا تم کو ہی درد سر کی شکایت نہیں میں بھی کہتا ہوں ہائے میرا سر یعنی میرے سر میں بھی درد ہے۔

ابن اسحاق اور امام احمد نے حضرت عائشہؓ کی روایت سے بیان کیا کہ بقیع سے واپس آکر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت آپ کے سر میں درد ہو رہا تھا اور مجھے بھی سر کا دکھ تھا یعنی درد سر تھا میں نے کہا ہائے سر فرمایا تم ہی نہیں میں بھی کہتا ہوں آہ میرا سر۔ الحدیث۔

وَاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ اور ہم نے اس کو عطا کئے اس کے بیوی بچے اور اتنے ہی اور بھی۔

کیا مرے ہوئے بچے زندہ کر دیئے گئے یا دوسری اولاد عطا کی گئی

یہ مسئلہ اختلافی ہے حضرت ابن عباس، حضرت ابن مسعود، قتادہ، حسن اور اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اللہ نے بعینہٖ وہی مرے ہوئے اہل و عیال زندہ کر دیئے تھے اور اتنے ہی اور بھی عطا فرما دیئے تھے۔ ظاہر آیت اسی تفسیر پر دلالت کر رہی ہے، حسن کا قول ہے کہ اتنے ہی مویشی اور اولاد اسی مویشی اور اولاد کی نسل سے پیدا کر دئے جن کو مرنے کے بعد اللہ نے زندہ کیا تھا، اس مطلب کی تائید حضرت ابن عباس کے اس قول سے ہوتی ہے جو بروایت ضحاک آیا ہے کہ اللہ نے اس بیوی کو دوبارہ جوان کر دیا اور اس کے بطن سے اس کے بعد چھبیس لڑکے پیدا ہوئے۔ وہب نے کہا سات لڑکیاں اور تین لڑکے پیدا ہوئے، ابن یسار نے کہا حضرت ایوب کے سات لڑکے اور سات لڑکیاں ہوئیں۔

حضرت انسؓ کی مرفوع روایت ہے کہ حضرت ایوب کے دو خرمن تھے ایک گیہوں کا دوسرا جو کا۔ اللہ نے دو بدلیاں بھیجیں ایک بدلی نے ایک خرمن پر سونے کی بارش کی اور دوسری بدلی نے دوسرے خرمن پر چاندی بہا دی۔

یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ حضرت ایوب کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا اللہ نے آپ کو آپ کے صبر کی وجہ سے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اپنے خرمن کو باہر نکل کر دیکھو حسب الحکم آپ باہر نکلے اللہ نے آپ کے خرمن پر سونے کی ٹڈیاں بھیج دیں، ایک ٹڈی جو اڑی تو ایوب نے اس کا پیچھا کیا اور پکڑ کر واپس لے آئے، فرشتے نے کہا جو کچھ ٹڈیاں خرمن کے اندر ہیں کیا وہ آپ کے لئے کافی نہیں تھیں، حضرت ایوب نے کہا یہ تو میرے رب کی برکتوں میں سے ایک برکت ہے اور میں اپنے رب کی نوازشوں سے سیر نہیں ہو سکتا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جو مویشی اور اہل و عیال مر چکے تھے اللہ نے ان کو دوبارہ زندہ نہیں کیا بلکہ ان جیسے دوسرے عطا فرما دیئے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حضرت ایوب سے کہا گیا کہ تیری اولاد آخرت میں تجھے ملے گی اب اگر تو چاہتا ہے تو ہم اس دنیا میں تیرے پاس بھیج دیں اور اگر تیری خواہش ہو تو وہ اولاد آخرت میں تیرے لئے رکھ دیں اور ان کی مثل ویسی ہی اولاد تجھے دنیا میں دے دیں۔ حضرت ایوب نے آخری شق کو پسند کیا کہ مرنے والی اولاد تو آخرت میں عطا کر دی جائے اور ان کی مثل دوسری اولاد دنیا میں مل جائے۔ اس روایت کے بموجب آیت کا مطلب اس طرح ہوگا۔ ہم نے ایوب کو اس کی مر جانے والی اولاد تو آخرت میں عطا کرنے کے لئے رکھ لی اور انہی کی طرح دوسری اولاد دنیا میں مرحمت فرما دی۔ آیت میں اہل سے مراد ہے اولاد۔

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ (ہم نے ایوب کو اس کی اولاد عطا کی) اپنی رحمت کی وجہ سے اور (دوسرے) عبادت گزاروں کو نصیحت کرنے کے لئے۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ اور اسمٰعیل (بن ابراہیم ؑ) کو اور ادریس (یعنی اخنوخ) اور ذوالکفل کو۔ ذوالکفل کون تھے پیغمبر تھے یا نہ تھے اس کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ عطاء کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کے پاس وحی آئی کہ آپ کے انتقال کا وقت قریب آگیا ہے بنی اسرائیل کے سامنے اپنی حکومت رکھیے اور جو شخص اس بات کی ذمہ داری لے کہ وہ رات میں نمازیں پڑھے گا...... سستی نہیں کرے گا اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھے گا، کسل نہیں کرے گا اور لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرے گا اور اس کو غصہ نہیں آئے گا اس کو حکومت سپرد کر دیجئے۔ پیغمبر نے بنی اسرائیل کے سامنے معاملہ رکھا، مجلس میں سے ایک جوان اٹھا اور عرض کیا میں یہ ذمہ داری قبول کرتا ہوں اس جوان نے ذمہ داری قبول بھی کرلی اور اس کو پورا بھی کیا اور اللہ نے بھی اس کی قدر افزائی کی اور اس کو نبوت سے سرفراز فرمادیا اسی جوان کا نام ذوالکفل ہوا۔

مجاہد نے کہا جب الیسع پیغمبر بوڑھے ہوگئے تو انہوں نے کسی کو اپنی جگہ مقرر کرنا چاہا لیکن یہ طے کرلیا کہ اپنی زندگی میں کسی کو اپنا پورا کام سپرد کر کے دیکھ لوں کہ وہ لوگوں کا انتظام کیسا کرتا ہے چنانچہ آپ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا جو شخص میری تین باتیں پوری کرنے کی ذمہ داری لے گا میں اپنا کام اس کے سپرد کر دوں گا۔

(۱) ...... ہمیشہ دن کو روزہ رکھے۔

(۲) ...... رات کو نمازیں پڑھے۔

(۳) ...... اور لوگوں کے معاملات طے کرنے میں غصہ نہ کرے۔

یہ سن کر ایک شخص جو دیکھنے میں حقیر سا معلوم ہوتا تھا کھڑا ہوا اور اس نے کہا میں ایسا کر سکتا ہوں۔ حضرت الیسع نے اس کو قبول نہیں کیا پھر دوسرے روز بھی یہی اعلان کیا اس وقت بھی سب لوگ خاموش رہے صرف وہی جوان کھڑا ہوا اور اس نے کہا میں ایسا کر سکتا ہوں آخر الیسع نے اس کو اپنا جانشین بنا دیا۔ جب یہ خلیفہ اپنی خواب گاہ میں قیلولہ کرنے کے لئے پہنچا اور دن رات میں وہی وقت اس کے سونے کا تھا فقط قیلولہ کے وقت ہی وہ ایک نیند لے لیتا تھا۔ اچانک ایک کمزور بوڑھے کی شکل میں ابلیس آپہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ خلیفہ نے پوچھا کون ہے، ابلیس نے جواب دیا ایک بہت بوڑھا مظلوم۔ خلیفہ نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا، بوڑھے نے کہا میری اور میری قوم کے درمیان کچھ جھگڑا ہے۔ انہوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور یہ یہ حرکتیں کی ہیں۔ بوڑھے نے اپنی بات کو اتنا طول دیا کہ قیلولہ کا وقت جاتا رہا اور پچھلا دن آگیا، خلیفہ نے کہا شام کو جب میں جاؤں گا تو تیرا حق دلوادوں گا، ابلیس چلا گیا اور خلیفہ پچھلے دن میں جب اپنی مجلس میں پہنچا تو اس بوڑھے کو تلاش کرنے کے لئے ادھر ادھر نظر دوڑانے لگا لیکن وہ کہیں نہیں دکھائی دیا۔ دوسرے دن صبح کو بھی جب خلیفہ نے لوگوں کے مقدمات طے کرنے کے لئے اجلاس کیا تب بھی بوڑھے کو تلاش کیا لیکن وہ نظر نہ آیا، اجلاس کے بعد قیلولہ کرنے کے لئے جب اپنی خواب گاہ میں پہنچا تو بوڑھے نے دروازہ کھٹکھٹایا خلیفہ نے دروازہ کھول دیا، بوڑھا آگیا، خلیفہ نے کہا میں نے تجھ سے نہیں کہہ دیا تھا کہ جب اجلاس کروں اس وقت آنا، بوڑھے نے کہا وہ بہت برے لوگ ہیں، جب آپ اجلاس میں بیٹھے تھے اور ان کو معلوم ہوگیا۔ تو انہوں نے مجھ سے کہہ دیا کہ ہم تجھے تیرا حق دے دیں گے اور جب آپ اجلاس سے اٹھ گئے تو انہوں نے اداء حق سے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے کہا اب تو جا پھر جس وقت میں پچھلے دن میں اجلاس کروں تو میرے پاس آنا اس گفتگو میں اس دوپہر کا آرام بھی خلیفہ کا جاتا رہا اور پچھلے دن میں جب وہ مجلس میں لوٹے تو بوڑھے کو ادھر ادھر دیکھنے لگے لیکن اس کو نہ پایا پھر اونگھ سے مغلوب ہوگئے تو تیسری دوپہر کو خلیفہ نے گھر والے خادم کو حکم دیا کہ کسی کو دروازے کے قریب آنے کی بھی اجازت نہ دینا تاکہ میں سو جاؤں میرے اوپر نیند کا غلبہ ہو رہا ہے۔ غرض جب سونے کا وقت آیا تو وہ بوڑھا آپہنچا مگر خادم نے اجازت نہیں دی، بوڑھا بے بس ہوگیا اسی اثناء میں اس کو کمرے کا روشن دان نظر آیا فوراً کود کر اس کے اندر داخل ہوگیا اور اندر پہنچ گیا اور اندر سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا تاکہ خلیفہ بیدار ہو جائے